توسل کا ثبوت

از اِفادات: حضرت مولانا محمد سراج الحق صاحب الہ آبادیؒ

(والد محترم حضرت مولانا مفتی عبد القدوس رومیؔ صاحب اکبر آبادیؒ)

توسل میں اولیاء اللہ سے اپنی محبت ظاہر کر کے اللہ سے رحمت مانگی جاتی ہے۔ صلحاء کا یا اَعمالِ صالحہ کا واسطہ، وسیلہ اور حوالہ دے کر دعا مانگنا بھی حدیث سے ثابت ہے، ذیل کے چند نظائر ثبوت کے لیے کافی ہیں:

۱۔ **خود اَپنے ہی کسی نیک عمل کا واسطہ دینا:** مشکوٰۃ شریف باب البر والصلۃ میں [صفحہ ۴۲۰ پر] ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ”تین آدمی ایک غار میں تھے کہ ایک پتھر لڑھک آیا اور غار کے دہانہ پر ڈھکنے کی طرح بند ہو گیا، تینوں نے باری باری سے اپنے اپنے ایک ایک نیک عمل کا ذکر کر کے اللہ سے دعا مانگی کہ پتھر ہٹ جائے، پہلے کی دُعا پر خدا نے تہائی پتھر غار کے منھ سے ہٹا دیا، پھر دُوسرے کی دُعا پر تہائی پتھر اور ہٹا دیا، تیسرے کی دُعا پر پتھر بالکل ہی ہٹ گیا“۔

۲۔ **خود حضور ﷺ کا گزشتہ انبیاء کو واسطہ بنانا:** جمع الفوائد میں [ج ۲/ص ۲۶۴ پر] ہے کہ ”اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ وَ مُوْسیٰ نَجِیِّکَ وَ عِیْسیٰ رُوْحِکَ........ اَنْ تَرْزُقَنِی الْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ“۔ حضور ﷺ کا یہ فعل اُمت کو تعلیم ہی دینے کے لیے تھا، اِسی سے ”توسل بالاموات“ بھی ثابت ہو گیا؛ کیوں کہ اگرچہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں؛ مگر وہ دنیا سے پردہ کر چکے ہیں، فقد قال أبو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ”فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ“ (الحدیث)۔

۳۔ **حضور ﷺ کو واسطہ بنا کر دعا مانگنا:** جمع الفوائد میں [ج ۱/ص ۱۱۵ پر] ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کے آداب سکھاتے ہوئے یہ کلمات بھی تعلیم فرمائے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ“ (الخ)۔

۴۔ **کسی صالح کو دعا میں واسطہ بنانا:** مشکوٰۃ باب الاستسقاء میں [ص ۱۳۲ پر] ہے کہ ”حضرت عمرؓ نے قحط کے موقع پر یوں دعا کی کہ اے اللہ! پہلے ہم تیرے نبی ﷺ کا واسطہ دیتے تھے، آج تیرے نبیؐ کے چچا عباسؓ کا واسطہ دے کر تجھ سے ہم بارش مانگتے ہیں“۔

ان احادیث سے (**الف**) اپنے نیک عمل کو دُعا میں وسیلہ بنانا ثابت ہوا۔ (**ب**) زندوں کو بھی دعا میں وسیلہ بنانا ثابت ہوا۔ (**ج**) اور گزرے ہوئے بزرگوں کو بھی دُعا میں وسیلہ بنانا ثابت ہوا۔ فَھَلْ فِی ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِی حِجْرٍ۔!

انتباہ! اپنے پیر کے نام کا یا چند اَکابر کے ناموں کا وظیفہ جپنا اور اُن کو اَپنی مدد کے لیے بُلانا، اُن کی دُہائی پکارنا، اُنھیں خدا کے کاموں میں ایسا دخیل سمجھنا کہ بغیر اُن کا نام لیے کام پورا نہ ہوگا، یہ توسل یقیناً ناجائز (بلکہ شرک) ہے؛ البتہ سرے سے وسیلہ وتوسل پر اعتراض و اِنکار کرنا بھی قطعاً غلط ہے۔!

مجد القدوس خبیب رومی
مفتی شہر۔ آگرہ